بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نمبر ۱۸ — جلد ۷

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۲ آٹھ آنے — ۲۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

دل پسند مشغلے نمبر ۵	۳–۶	(عبد الرحیم شبلی)
نبی کریم صلعم کی قوت قدسی	۷–۸	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم نصر اللہ
احمدیہ سادگی	ص ۹	محترمہ سکینہ از مسکرا
نظم	۹–۱۰	جناب آزاد انبالوی
اسماء تاریخی	ص ۱۰	جناب عباد اللہ خان صاحب وکیل دہوری
رپورٹ ہائے لجنہ	۱۰–۱۳	(سیکرٹری ہائے لجنہ)
معدے کے امراض	ص ۱۳	محترمہ لیاقت زمانی بیگم صاحبہ بلب گڑھ
شذرات	۱۴–۱۹	

Digitized by Khilafat Library

"آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے"

زندگی کو تلخ کامی سے چھڑانے کے لئے
بارشِ سنگِ حوادث سے بچانے کے لئے
یاس وحسرت کا یہ اب قصہ چکانے کے لئے
"آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے"
"بادلو! ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کیلئے"

ملّتِ مرحوم کی قسمت جگانے کے لئے
گردشِ دوراں کے پنجہ سے چھڑانے کیلئے
رفعتِ ماضی کے نقشے پھر جمانے کے لئے
"آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے"
"بادلو! ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے"

باہمی اُلفت محبّت کو بڑھانے کے لئے
رنج فرقت کے بکھیڑوں سے بچانے کیلئے
داستانِ دلبری، دل کو سکھانیکے لئے
"آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے"
"بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے"

حُرّیت کے ملک کو آئیں سکھانے کے لئے
اور صفاؤ صدق کے نکتے سمجھانے کیلئے
ہستیٔ پژمردہ کی، ہمّت بندھانے کے لئے
"آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے"
"بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے"

جلوۂ امید آنکھوں میں بسانے کے لئے!
علم وحکمت سے حقیقی فیض پانے کے لئے
قوم کو چاہِ ضلالت سے بچانے کے لئے
"آجاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے"
"بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے"

کفر وظلمت کو زمانہ سے مٹانے کے لئے
راستہ آوارہ منزل کو دکھانے کیلئے
گلشنِ توحید پر پھل پھول اُگانے کے لئے
"آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے"
"بادلو! ہٹ جاؤ دیدو راہ جانے کے لئے"

صنف کو صرصر کے جھونکوں سے بچانے کیلئے
قعرِ غفلت اور مذلت سے بچانے کے لئے
رحمتِ باری کو دُنیا پر جھکانے کے لئے
"آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے"
"بادلو ہٹ جاؤ دیدو راہ جانے کے لئے"

اِس شمیمہ کا الٰہی!! تیرے بن کوئی نہیں
جوڑنے والا شکستہ دِل کا یاں کوئی نہیں
رکھنے والا، لاج اِن نالوں کی کیا کوئی نہیں
"حق پرستوں کی اگر کی تُونے دِلجوئی نہیں"
"طعنہ دینگے بُت کہ مُسلم کا خُدا کوئی نہیں"

(امۃ الحفیظ بیگم "شمیمہ" از سول ہاسپٹل سیلین۔ اپر برہما)

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

دل پسند مشغلے

(نمبر ۵)

مضمون نگاری

یہ زمانہ قلمی جہاد کا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مضمون نگاری پر بھی ایک بسیط مضمون رقم کیا جائے۔ تاکہ خواتین جو لیکچروں کے ذریعہ سے اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتیں۔ اس طرف توجہ دیں۔ اور ایک باعزت مشغلہ کے ذریعہ سے اپنی قوم کو اپنی جماعت کو نفع پہنچائیں۔ مغرب میں یہ ہاتی ایک پیشہ بن چکی ہے۔ لیکن ہندوستان کی خواتین نے اس طرف تاحال توجہ نہیں دی۔ اس بات کے پیش نظر کہ مشرقی خواتین بوجہ مجلسی پابندیوں کے تقریروں وغیرہ میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس فن کی مشق کریں۔ تاکہ وہ احمدیت کا حقیقی منشا پورا کر سکیں۔

مضمون نگاری کی میرے نزدیک دو شقیں ہیں:۔

۱۔ ذکری "Descriptive"

۲۔ فکری Reflective

ذکری تو یہ کہ صرف ان اظہر من الشمس باتوں کا اظہار کر دیا جائے۔ جو کسی چیز میں ہمیں نظر آرہی ہیں۔ مثلاً اگر دریا بہ رہا ہے۔ تو صرف یہ کہہ دینا کہ "دریا بہ رہا ہے"۔ یا اگر آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ تو یہ بیان کر دینا کہ "آسمان پر بادل چھا رہے ہیں"۔

لیکن فکری یہ ہے۔ کہ اپنے حافظہ پر زور دے کر ان تمام یادداشتوں کو اکٹھا کر لیا جائے۔ جو ہمارے دماغ کے کسی پچھلے حصہ میں محفوظ ہیں۔ اور پھر ان کو ایک مناسب اور دلآویز الفاظ کا جامہ پہنا کر ترکیب دے دیا جائے۔ مثلاً بجائے اس کے کہ صرف یہ کہا جائے۔ کہ "دریا بہ رہا ہے" ہم اس سماں کو یوں باندھ سکتے ہیں۔ "دریا ایک سرمدی نغمہ گاتا ہوا یوں بہ رہا تھا جس طرح کسی اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن لہریں لے رہی ہو۔" یا بادلوں کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ "کالی کالی بدلیوں کے لکے چرخ نیلی فام پر اس طرح منڈلا رہے تھے۔ جس طرح کسی وسیع شاداب وادی میں حسین و جمیل شہزادیاں اٹکھیلیاں کر رہی ہوں"۔

اب دونوں مثالوں میں منظر وہی ہے۔ لیکن "اجتماع خیالات" کا فرق ہے۔ اول الذکر میں ایک موٹی عقل کا استعمال ہے۔

اور مؤخر الذکر میں غور و فکر سے کام لیا گیا ہے۔

لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ آپ روزمرہ کی بات چیت میں بجائے سادہ الفاظ استعمال کرنے کے اتنے لمبے لمبے شاعرانہ فقرے بولنے شروع کر دیں۔ یہ صرف مثال کے لئے ہے۔ کہ ہر چیز کو بیان کرنے کے لئے اپنی تمام تر ذہانت طبع سے کام لینا چاہیئے۔ اور تمام ان یادداشتوں کو بروئے کار لانا چاہیئے۔ جو کسی چیز کے بارہ میں آپ کے دماغی خانوں میں محفوظ ہیں۔

اب اوپر کے فقروں میں کوئی بھی لفظ ایسا نہیں ہے جو عام استعمال میں نہ آتا ہو۔ اور کوئی بھی خیال ایسا نہیں ہے جس کا ہر ایک کو پہلے سے علم نہ ہو۔ فرق صرف یہ ہے کہ اجتماع خیالات کی مدد سے ہم نے چند سلجھے ہوئے الفاظ جمع کر دیئے ہیں۔ جو نہایت بھلے معلوم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح آپ ہر مضمون کے بارہ میں کر سکتی ہیں۔

یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ آپ کا مضمون مدلّل۔ سادہ لیکن منطقیانہ رنگ میں ڈوبا ہوا ہو۔ مدلّل تو یہ کہ اسمیں دلیلیں دی گئی ہوں۔ اتبج نہ ہو۔ سادہ یہ کہ اس کو اسقدر پیچیدہ اور ادق نہ بنا دیا جائے۔ کہ عامتہ الناس کی سمجھ سے باہر ہو۔ مثلاً بعض مضمونوں میں عربی اور فارسی تلمیحات کی کثرت سے بھرمار ہوتی ہے۔ اور منطقیانہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ خیالات کو مناسب طور پر ترتیب دیا جائے۔ اور ان میں سے ہر بات پر علیحدہ علیحدہ بحث کی جائے۔ خیالات کی ایک کھچڑی یا ملغوبہ تیار نہ ہو۔

بعض خواتین سوچتی ہیں۔ کہ کس موضوع پر لکھا جائے؟ حالانکہ اگر وہ ذرا بھی غور و فکر سے کام لیں۔ تو ان کو کئی ایسے اچھوتے موضوع مل جائیں گے۔ جو ہنوز تشنۂ خامہ فرسائی ہیں۔ یا جن پر وہ اپنے خیالات کا نئے طریق سے اظہار کر سکتی ہیں۔ مثلاً اگر وہ گھر کے روزمرہ واقعات ہی کو لیں۔ تو ان میں سے کئی ایسے ملیں گے۔ جن کی وہ تائید یا تردید کر سکتی ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ بھول چوک ہو جاتی ہے۔ جس سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ چابیاں گم گئی ہیں۔ اب کوئی ضروری کام ہے۔ تو کئی گھنٹے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اب اس پر کچھ اور مثالیں جمع کر کے مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ کہ چابیوں کی حفاظت کا کیا طریق ہو؟ لڑکیاں بے پرواہ ہوتی ہیں۔ دودھ انڈھیلا۔ تو برتن کھلا چھوڑ دیا۔ اور اس کو بلی پی گئی۔ یا کہا کہ یہ زیور اندر رکھ آوٴ۔ کہا اچھا۔ پھر کسی کام میں مشغول ہو گئیں۔ چیز ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی نوعیت کی دیگر مثالیں جو ہمسایوں وغیرہ سے سنی جا سکتی ہیں اکٹھی کر کے ایک سبق آموز مضمون تیار کیا جا سکتا ہے۔

بعض گھرانوں میں لڑائی جھگڑے دنگے اور فساد ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا محققانہ مطالعہ کر کے آپ ان کو ایک صلح کن پیرایہ میں پیش کر سکتی ہیں۔ مہمان بغیر اطلاع کے آجاتے ہیں۔ اس سے جو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ مضمون کی صورت میں لکھی جا سکتی ہے۔ تیمارداری پر مضمونوں کا ایک سلسلہ شروع کیا جا سکتا ہے۔

بہرحال اگر غور کیا جائے۔ تو سینکڑوں موضوع مل سکتے ہیں صرف ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اپنے تخیل کو جسقدر ممکن ہو سکے وسیع کیا جائے۔

تخیل وسیع کرنے کے دو طریق ہیں:-

۱۔ مطالعہ کتب و اخبار بینی

۲۔ مشاہدات و محققانہ مطالعہ قدرت۔

مطالعہ کتب پر میں ایک مضمون لکھ چکا ہوں۔ اخبار بینی کی طرف بھی بہت کم توجہ ہے۔ کتابوں یا اخباروں کے پڑھنے میں یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ خوب دلچسپی اور توجہ سے مطالعہ کیا جائے۔ یہ نہیں۔ کہ اخبار لیا۔ اور اس کے ورق اُلٹ دیئے۔ اور کہہ دیا۔ "اس میں کچھ بھی نہیں"۔ یا مطمئن ہو گئے۔ کہ "پڑھ لیا ہے"۔ حالانکہ پڑھی ایک سطر بھی نہ ہو۔

بعض خواتین یہ عذر کرتی ہیں۔ کہ اخبار دلچسپ نہیں ہے۔ حالانکہ دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش خود کرنی چاہیئے۔ اگر وہ غور سے پڑھیں۔ تو کئی باتیں ان کو ایسی ملیں گی۔ جو ان کے لئے بالکل نئی ہیں۔ اور جو پہلے ان کے تخیل میں موجود نہ تھیں۔

Digitized by Khilafat Library

اگر مطالعہ کرتے وقت مضمون کے سارے علم کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس کے الفاظ و محاورات کو تقریباً حفظ کر لیا جائے۔ تو چند ہی دنوں میں تخیل اس قدر بڑھ جائیگا۔ کہ مضمون نویسی میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔ بعض لوگ اس کے لئے نوٹ بک کی سفارش کرتے ہیں۔ کہ الفاظ یا محاورات لکھ لیے جائیں۔ لیکن وہ چند ہی دنوں میں طاق نسیان ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مفید نہیں۔

میں نے عورتوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ ہزاروں افسانے اور مضامین و کہانیاں پڑھ جاتی ہیں۔ لیکن جب ان سے پوچھا جائے کہ کونسا مصنف بہترین ہے؟ یا فلاں مصنف کی تحریر میں کونسی خوبی ہے؟ یا فلانا کیسی زبان استعمال کرتا ہے؟ تو وہ چنداں جواب نہیں دے سکتیں۔ وجہ صرف یہ کہ وہ پڑھتے وقت یہ التزام نہیں رکھتیں۔ کہ سمجھ کر پڑھا جائے۔ یا مصنّف کے نقطہ نظر کو ذہن نشین کیا جائے۔ وہ کتاب کو آگے رکھکر صرف اس کے الفاظ پر ایک چھچلتی ہوئی نظر دوڑا جاتی ہیں۔ پلّے کچھ بھی نہیں پڑتا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ صرف تضیع اوقات ہے۔ اور اس کا کوئی منفعت بخش نتیجہ نہیں ہے۔

چاہیئے۔ کہ روزانہ اخباروں میں سے کسی ایک کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ اس میں کئی ایسی خبریں ملیں گی۔ جن پر بسیط مضمون رقم کئے جا سکتے ہیں۔ سیاسی یا فرقہ دارانہ مقالہ جات سے علم نہیں بڑھتا۔ صرف دماغ سوزی ہوتی ہے۔ اس لئے کوئی ایڈیٹوریل نہ پڑھنا چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ وہ علمی حقائق و معارف سے پُر ہو۔

البتہ سیاسی یا فرقہ دارانہ خبروں سے واقفیت رکھنا مضر نہیں ہے۔ بلکہ ہر چند مفید ہے۔ لیکن ان کے متعلق کسی خاص ایڈیٹر کی رائے کو تسلیم کر لینا سراسر نقصان دہ ہے۔ آخر ایڈیٹر بھی تو ہماری طرح انسان ہوتے ہیں۔ اور ان کا دماغ کسی عرشی مصالحہ سے تیار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ بوجہ ایک کمرہ میں بند رہنے اور علم کے لیئے صرف اخباروں پر انحصار رکھنے کے وہ وسیع نظری کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ اس لئے ان کی نوّے فی صدی باتیں قابل قبول نہیں ہو سکتیں۔ ہم اپنی رائے خود قائم کر سکتے ہیں۔

پس نوک جھوک اور یک نظری۔ باتوں سے احتراز کرتے ہوئے پر از معلومات مذہبی تاریخی معاشرتی اور ادبی مضامین کا مطالعہ جاری رکھنا چاہیئے۔ اور ان کو اپنے روزمرہ کے پروگرام

میں شامل کر لینا چاہیئے۔ اس سے تخیل بھی پنپے گا۔

پھر پڑھتے وقت یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ مصنف نے ایسا کیوں لکھ لیا؟ ہم کیوں ایسا نہیں لکھ سکتے؟ وہ کیا چیز تھی۔ جو اس تحریر کا محرک ہوئی؟ ہم نے بھی تو اس شئے کا مطالعہ یا مشاہدہ کیا تھا۔ ہمیں یہ الفاظ کیوں نہیں سوجھے؟ کیا وجہ ہے۔ کہ ہم روز چڑیوں کے چہچے سنتے ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں لکھ سکتیں۔ کہ "طیور کی نغمہ سرائیوں میں ہمیں ایک ارغنوں کا سا شور سنائی دے رہا تھا"؟

آپ کو چند ہی دنوں میں ایسی باتوں پر غور کرنے سے یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ آپ میں غور و فکر اور جدت آفرینی کی کس قدر کمی ہے۔ پھر اس کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ آپ بھی غور کرنے کی عادی ہو جائیں گی۔ اور چند ہی دنوں میں آپ کا تخیل بڑھ جائیگا۔ اور یہ چیز مضمون نویسی میں از حد ممد ثابت ہوگی۔

مضمون پڑھنے سے پیشتر یہ قرار دے لینا چاہیئے۔ کہ اس کے موضوع پر پہلے اپنے خیالات کا اجتماع کیا جائے۔ اور سوچا جائے۔ کہ اچھا اگر ہم اس موضوع پر لکھنے لگتیں۔ تو کیا لکھتیں؟ فرض کیجیے موضوع ہے "سادگی" تو پہلے آپ کو خود اس موضوع پر سوچنا چاہیئے۔ اور پھر اس کے بعد مصنف کی رائے سے موازنہ کر لینا چاہیئے۔ اور یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ہر رطب و یابس کو قبول نہ کر لیا جائے۔ بلکہ اس پر جرح قدح کی جائے۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ مصنف کی ہر بات کا اپنی ذاتی رائے سے مقابلہ کر لیا جائے۔ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ اور جدت آفرینی و اختراع پسندی کا مادہ فروغ پائیگا۔

اور یہی چیز مضمون نگاری کا اولین فریضہ ہے۔

بعض خواتین ایک ہی موضوع پر مختلف مضامین پڑھ لیتی ہیں۔ اور ہر ایک کے مصنف کی رائے سے ہم آہنگی کا دم بھرتی ہیں گاندھی کی رہائی پر پرتاب یا ملاپ کا مقالہ پڑھا۔ تو سمجھا یہ بالکل درست کہتے ہیں۔ پھر انقلاب کا ایڈیٹوریل دیکھا۔ تو کہا۔ بس یہ راہ راست پر ہے۔ یہ سب کمی فراست پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پڑھنے والی کے دماغ میں جدت کا مادہ مفقود ہے حالانکہ اگر وہ غور کرے۔ تو ممکن ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ دونوں اخبار غلطی پر تھے۔ اور اس سے وہ اپنی رائے قائم کر سکتی ہے اور یہی بہترین رائے ہوگی۔

پس مطالعہ کتب یا اخبار بینی کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا اشد ضروری ہے۔

(۱) سوچ سمجھ کر پڑھا جائے۔ اور مصنف کے مفہوم کو اپنے اندر جذب کر لینے کی کوشش کی جائے۔

(۲) محاورات اور الفاظ کو تقریباً حفظ کر لیا جائے۔ اگر اپنے حافظہ پر یقین نہ ہو۔ تو نوٹ بک ساتھ رکھی جائے۔

(۳) مصنف کی بات پڑھنے سے قبل اپنی رائے کا جائزہ لے لیا جائے۔ تاکہ بعد میں موازنہ ہو سکے۔

(۴) ہر مسئلہ پر اپنی ذاتی رائے قائم کرنی چاہیئے۔

(۵) یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ مصنف نے ایسی بات کیوں لکھ لی؟ ہم کیوں نہیں لکھ سکتیں؟

(۶) زیادہ تر علمی مضامین پڑھنے چاہئیں۔ فرقہ وارانہ اور سیاسی نوک جھوک سے کم دلچسپی رکھنی چاہیئے۔ ان سب باتوں کا خیال رکھنے سے اجتماع خیالات اور غور و فکر کی طاقت بڑھے گی۔

(عبدالرحیم شبلی)

Digitized by Khilafat Library

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی

گذشتہ سے پیوستہ

پھر قوت قدسی کا یہ عالم تھا۔ کہ بعض اصحابؓ تمام دن روزہ رکھتے۔ اور تمام رات نماز پڑھتے۔ اور اس طرح ایک لمبے عرصہ تک وہ زندگی بسر کرتے رہے۔ آخر آنحضرت صلعم کو کہنا پڑا۔ کہ روزہ بھی رکھا کرو۔ اور افطار بھی کیا کرو۔ قیام بھی کیا کرو۔ اور سویا بھی کرو۔ ورنہ وہ قیام اللیل اور صوم الیوم کے ایسے شیدا ہوئے تھے۔ کہ اسی طرح تمام دینی زندگی بسر کرنے کو تیار رہتے۔

(۱)

حضرت خبیبؓ ایک صحابی تھے۔ جو ایک جنگ میں گرفتار ہوگئے دشمن ان کو پکڑ کر لے گئے۔ اور ایک مکان میں قید کر دیا۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد ان کو شہید کیا گیا۔ اس مکان کے رہنے والوں نے یہ گواہی دی۔ کہ ایسا نیک قیدی ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ خدا کی شان حضور انور علیہ السلام کے غلاموں میں بھی یہ اثر پیدا ہو گیا تھا۔ کہ وہ جہاں جاتے۔ دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتے۔ گو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے۔ مگر حقیقت میں وہ گدڑی میں لعل تھے۔

(۲)

آپ کی محبت اسقدر مسلمانوں کے دل میں جاگزیں ہو چکی تھی۔ کہ جنگ احد کے موقعہ پر جب چند مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے کچھ نقصان پہنچا۔ اور مسلمانوں کی فوج تتر بتر ہو گئی آنحضرت صلعم کو بھی زخم پہنچے۔ اس وقت یہ مشہور ہو گیا۔ کہ آپ شہادت فرما گئے۔ یہ خبر آگ کی طرح دوستوں اور دشمنوں میں پھیل گئی اور مدینہ میں بھی جا پہنچی۔ صحابہؓ جو کہ میدان جنگ میں تھے۔ یہ خبر سنتے ہی پریشان ہو گئے۔ اور بعض تو یہ خبر سنتے ہی تلواریں لیکر میدان جنگ میں کود پڑے۔ اور شہید ہو گئے۔ کہتے تھے۔ جب آنحضرت صلعم ہی شہید ہو گئے۔ تو ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ دشمن کے تیروں کی کثرت سے اونٹ ڈر کر اسطرح بھاگے۔ کہ روکے سے نہ رکتے تھے۔ اور رسول کریمؐ صرف چند جاں نثاروں کیساتھ اکیلے دشمنوں میں رہ گئے۔ اس وقت جب ایک صحابی نے بلند آواز سے آواز دی۔ کہ اے مسلمانو! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ تو صحابہؓ کہتے ہیں۔ ہمیں یوں معلوم ہوا۔ جیسے قیامت کے میدان میں صور پھونکا جا رہا ہے۔ اور ہم دیوانہ وار قبروں سے نکل کر اس آواز کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔ جن کے جانور چل سکے وہ جانوروں کو دوڑا کر پہنچ گئے۔ اور جن کے جانور نہ چل سکے۔ انہوں نے تلوار نکالی اور جانور کی گردن اڑا کر پیدل اس آواز کی طرف دوڑ پڑے۔

Digitized by Khilafat Library

(۳)

آنحضرتؐ جب فتح کے بعد مدینہ کو روانہ ہوئے۔ تو شہر کے اکثر لوگ مدینہ کے باہر استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ایک صحابیؓ آنحضرتؐ سے پہلے مدینہ پہنچے تھے۔ ان کو ایک مسلمان عورت راستہ میں ملی۔ اور پوچھا۔ کہ رسول اکرمؐ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا ہے۔ مگر اس عورت نے پوچھا کہ خدا کا رسول تو محفوظ ہے۔ صحابیؓ نے کہا۔ کہ تمہارا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے۔ اس پر اس عورت نے بے اختیار ہو کر کہا سو کروڑوں جان ہیں تو کوئی فدا محمدؐ پر ہے۔ کہ اسکے لطف و عنایات کا شمار نہیں

مجھے باپ کا غم نہیں۔ بھائی کی پرواہ نہیں۔ تم خدا کے رسول کی خبر دو۔ اس پر اس صحابیؓ نے کہا۔ کہ آپؐ زندہ ہیں۔ تو اس نیک بخت کے منہ سے بے اختیار نکلا (الحمد للہ)

یہ تھا قوت قدسی کا اثر جس نے لوگوں کو ایک ایسی مقناطیسی طاقت سے اپنی طرف کھینچا ہوا تھا۔ کہ عزیزوں کی پرواہ تک نہیں چونکہ ان کو علم تھا۔ کہ اللہ کا رسول سب رشتوں سے بڑھ کر ہے۔

اسی طرح آنحضرتؐ نے ہر ایک انداز میں مسلمانوں کے اندر ایک ایسی روح پیدا کر دی تھی۔ کہ ان کی ہر ایک حرکت سے آنحضرتؐ کی قوت قدسی کے کمال کا ظہور ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مہمان نوازی کی زبردست تلقین ان کو کی۔ اور خود اپنے عمل سے بھی ان کو اس کا ثبوت دیا۔

(۴)

کہتے ہیں۔ ایک صحابیؓ کے ہاں ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ اور ان کے گھر میں افلاس کی یہ حالت تھی۔ کہ صرف تھوڑا سا کھانا تھا۔ اس صحابی نے اپنی بیوی کو کہا۔ کہ تم بچوں کو کسی طرح سلا دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ کھانے کے وقت پر روئیں۔ اور ہمارے مہمان کو اس کا احساس ہو جائے۔ صرف ایک شخص کا کھانا ان کے پاس تھا۔ وہ تیار کر کے مہمان کے سامنے رکھ دیا۔ چونکہ مہمان کے ساتھ بیٹھکر کھانا بھی ضروری تھا۔ اس لئے انہوں نے چراغ بجھا دیا۔ اور خود اندھیرے میں یونہی ہاتھ ہلاتے رہے۔ گویا مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ میں آپکے ساتھ کھا رہا ہوں۔ اور درحقیقت کھاتے نہ تھے۔ کیونکہ خوف تھا۔ کہ اگر میں بھی کھاؤں۔ تو مہمان بھوکا رہے گا۔ اور اس طرح اپنے بیوی بچوں کو بھوکا رکھ کر اور خود بھوکا رہ کر انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ یہ لوگ اتنا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ کہ کوئی ان کے جوہڑ سے اپنے جانوروں کو پانی پلا دے۔ مگر ایک یہ وقت ہے۔ کہ اپنے بیٹوں اور بچوں کی بھی پرواہ نہیں۔ دونوں حالتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مگر آپ کی قوت قدسی کا اثر آپ کی زندگی تک ہی محدود نہ تھا۔ کہ ادھر آپ نے دنیا کو چھوڑا ہو۔ اور ساتھ ہی وہ اثر بھی مٹ گیا ہو۔ نہیں نہیں۔ ہر گز نہیں۔ بلکہ وہ اثر آپ کے بعد بھی جاری رہا۔ اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور اب بھی جاری ہے۔

جس مشن کو لے کر آپ خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے۔ وہ بعد میں بھی بڑی کامیابی سے جاری رہا۔ اور اسکو دن دونی اور رات چوگنی ترقی نصیب ہوئی۔ اور انشاء اللہ ہوگی۔ وہی قوت قدسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ظاہر ہوئی۔ جس نے اکثروں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ نیک فطرت والے پروانہ کی طرح اس شمع دین پر گر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس ہادی برحق و پیارے مسیح پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین والسلام

(امتہ الحفیظ بیگم اہلیہ ملک نصر اللہ خان صاحب افریقوی حال وارد قادیان)

پنجابی نظم

گھرست آشرم وچ پیر ٹکا کے
رکھوں دسنا سوہریں جا کے
دساں تینوں اج سمجھا کے
اس نوں چت وسائیں توں

Digitized by Khilafat Library

سس سوہر انند جٹھانی
ماں پیو بھیناں وانگر جانی
ہر دم سب دی سیو کمانی
اس نوں بھل نہ جائیں توں

ہسوں ہسوں کردے رہنا
ہے اک ڈاڈھا اتم گہنا
غصہ دکھ دھیرج کر سہنا
متھے وٹ نہ پائیں توں

(ماخوذ)

احمدیہ سادگی

اللہ اللہ مامور زمانہ کی صداقت کا یہ کیسا کھلا کھلا نشان ہے۔ کہ اسکی جماعت کے افراد جھوٹے تصنع اور فضول رسم و رواج سے دلی تنفر اختیار کر لیتے ہیں۔ مجبوریاں انہیں کتنی ہی رسمی تاریکی میں پھنسادیں۔ مگر مومنانہ سادگی اپنی جھلک بلا دکھائے نہیں رہتی۔ اس کا ثبوت ہماری لائق بہن عزیزہ طاہرہ کا وہ مضمون ہے۔ جو "گنگا جمنی شادی" کے عنوان سے "مصباح" یکم جولائی میں شائع ہوا ہے۔ عزیزہ نے جس سادگی سے احمدیہ سادگی کو واقعات کی روشنی میں نمایاں کیا ہے۔ اس کیلئے بے ساختہ دعا زبان سے نکلتی ہے۔

اور اس سچی محبت اور مومنانہ خلوص کے لئے جو نہ صرف عزیزہ موصوفہ ہی سے بلکہ ان کے جملہ عزیزوں سے اس موقع پر ظاہر ہوا۔ ہم اور ہمارے جملہ غیر احمدی رشتہ داروں کے قلوب خاص طور سے متاثر اور شکریہ سے لبریز ہیں۔ بس قابل مبارکباد ہے عزیزہ کا خاندان کہ جس کے احمدی طرز عمل نے اس گنگا جمنی شادی کی غایت کو اپنی عملی تبلیغ سے کامیاب بنا دیا۔ کہ یہی اس اجتماع کی منشا اور غرض تھی اللہ تعالےٰ اسے نتیجہ خیز اور بابرکت بنائے۔ آمین

منجانب خادمہ سکینہ (ام دولہا)
مسکرا ضلع ہمیر پور

Digitized by Khilafat Library

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وہ مصباح کی اشاعت کیلئے پوری کوشش فرماوے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا

جناب بابو عبد الغنی صاحب احمدی انبالہ شہر کا چھوٹا لڑکا عزیز عبد الباری بعمر ۴ سال مورخہ ۲۳ راگست کو فوت ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ چونکہ دیرینہ تعلقات ہیں۔ اس لئے مجھے آپ سے اس جانکاہ صدمے میں گہری ہمدردی ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ مولا کریم آپ کو اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ذیل میں چند اشعار درج کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

باغ عالم میں چلی کچھ اس طرح باد سموم
برگ و گل جتنے ہیں سب کے سب ہیں مرجھائے ہوئے
بلبل رنگیں نوا نالہ کشی میں محو ہے
تتلیاں حیران ہیں بھونرے ہیں گھبرائے ہوئے
ابر باراں رو رہا ہے اور شبنم اشکبار
داغ دل پر ہر گل لالہ نے ہیں کھائے ہوئے
نرگس شہلا کی آنکھیں ڈھونڈتی ہیں اب تجھے
آتشیں رخسار کلیوں کے ہیں کملائے ہوئے
حسن فطرت کی ہوئیں بے رنگ سب رنگینیاں
ہیں مبدل تلخیوں سے عیش کی شیرینیاں
موت نے ہم سے چھوڑا کر تجھکو اے لخت جگر
کر دیا مصروف آہ و نالہ و زاری ہمیں
کونہ کونہ اب ہمارے گھر کا ہے ماتم کدہ
چرخ ظالم نے دکھائی یہ عزاداری ہمیں
ہو نہیں سکتا طبیبوں سے قیامت تک علاج

تیرے مرنے سے لگی ہے ایسی بیماری ہمیں
عالم بالا میں تو ہے عالم فانی میں ہم
منقطع کرنا ہے مشکل فاصلہ بھاری ہمیں
عبد باری تو تو جا پہنچا ہے باری کے قریب
خوں رلاتی ہیں مگر باتیں تری پیاری ہمیں
پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

المرسل نیاز کیش:-
(مولانا) شیخ محمد بشیر آزاد احمدی انبالوی

اسمائے تاریخی بابت سال
۱۳۵۲ سنہ ہجری

مردانہ نام:- (۱) بابو مظفر الملک -
(۲) بابو ثناء الحق خاں (۳) مظفر اسلام -
(۴) ریاض ناصر - (۵) فضل قدیر حسین -
(۶) اختر زمان احمد (۷) محمد اختر جہاں -
(۸) فرخ حیات احمد (۹) فخر حیات احمد -
(۱۰) فضیلت بیگ (۱۱) بابو سلیم اختر -
(۱۲) ملک بختاور احمد (۱۳) خورشید کبیر -
(۱۴) ملک تہور خاں (۱۵) مختار یامین -
زنانہ نام:- (۱) میمونہ اختر -
(۲) نظیر آرا (۳) بو فضیلت بی بی -
(۴) ظفر حبیب سلطان (۵) فضل علیا شکوہ -
(۶) مختار نساء (۷) بخت بلند حمید آرا -
(۸) بو سلیمہ اختر (۹) سیدہ اختر بیگم -

Digitized by Khilafat Library

رپورٹ ہائے لجنہ

سرگودھا

اس لجنہ کو قائم ہوئے تین ماہ ہو گئے ہیں۔ ایک ماہ تو ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے ہیں اس کے بعد پندرہ روزہ مقرر کئے گئے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کا افتتاح ۱۹ مئی ۳۳ء بروز جمعہ بمکان حافظ عبد العلی صاحب وکیل ہوا۔ جمعہ کی نماز میاں احمد دین صاحب زرگر نے پڑھائی جو کہ کشمیر کمیٹی کا چندہ لینے کے لئے یہاں آئے تھے۔ جب ان کو معلوم ہوا۔ کہ یہاں آج لجنہ اماء اللہ قائم ہونے والی ہے۔ تو انہوں نے افتتاحی تقریر کی۔ اور لجنہ کے قائم ہونے کی خوشی ظاہر کی۔ اور کشمیر کے چندہ کے لئے لجنہ سے درخواست کی۔ جس کی تعمیل لجنہ کے ختم ہونے کے بعد کی گئی۔ کل دس روپے چندہ فراہم ہوا تھا۔ جو ان کے حوالے کیا گیا۔ اس کے بعد ہمارا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد عاجزہ نے وہ فارم جو کہ بعنوان "لجنہ اماء اللہ کے متعلق ابتدائی تحریک" ہے۔ پڑھ کر سنایا۔ جس پر گیارہ بہنوں نے ممبر بننے کے لئے دستخط کر دیئے۔ اور جمعہ کی نماز کے بعد لجنہ اماء اللہ کا اجلاس مختلف گھروں میں باری باری سے ہونا قرار پایا۔ غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں۔ بعد دعا کے جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس:- ۲۶ مئی بعد نماز جمعہ بر مکان منشی تصدق حسین صاحب زیر صدارت محترمہ روشن بخت صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب ہُوا۔ تلاوت قرآن شریف و نظم کے بعد سلیمہ بیگم بنت منشی تصدق حسین صاحب نے وفات مسیح پر اپنا مضمون سنایا۔ اس کے بعد چھوٹی لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ چار بجے اجلاس ختم ہُوا۔

تیسرا اجلاس۔ ۲ رجون بعد نماز جمعہ بر مکان بابو محمد سعید صاحب بصدارت پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ ہُوا۔ تلاوت قرآن شریف و نظم کے بعد زیب النساء نے اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ نے کشتی نوح کے چند اوراق پڑھ کر سنائے اس جلسہ کی کارروائی کے ختم ہونے کے بعد سب بہنوں کی اتفاق رائے سے محترمہ روشن بخت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ مقرر ہوئیں۔ اور عاجزہ کو سکرٹری لجنہ تجویز کیا گیا۔ اور نائب سکرٹری سلیمہ بیگم صاحبہ بنت منشی تصدق حسین صاحب تجویز ہوئیں۔ اور خزانچی اہلیہ صاحبہ بابو محمد سعید صاحب اور محصل اہلیہ صاحبہ منشی صاحب مقرر ہوئیں۔ اس کے بعد ماہواری چندہ کی تحریک کی گئی۔

ماہواری جلسے

۹ رجون۔ بعد نماز جمعہ ہمارے مکان پر زیر صدارت پریذیڈنٹ لجنہ تین بجے کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سلیمہ بیگم صاحبہ نے وفات مسیح پر اپنا مضمون سنایا اس کے بعد مبارکہ بیگم صاحبہ نے "تعلیم نسواں پر گفتگو" اور زیب النساء نے "وقت ہے وقت مسیحا" پر مضمون سنائے اس کے بعد عزیز عنایت اللہ ابن مولوی محمد عبداللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد عاجزہ نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد میری والدہ صاحبہ نے چمکار محمدی جو پنجابی نظم میں آنحضرت صلعم کی سوانحعمری ہے۔ اس سے "آنحضرت صلعم سے پہلے عرب کی عام حالت کیا تھی" پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے حاضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعد دعا کے جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہُوا حاضرات بہت اچھا اثر لے کر گئیں۔

۱۶ رجون بر مکان مستری احمد دین صاحب زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ اجلاس شروع ہُوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبداللہ صاحب نے حالات آنحضرت صلعم (نظم میں) سنائے۔ اس کے بعد عاجزہ نے اخلاق فاضلہ پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد زیب النساء بنت حافظ عبدالعلی صاحب نے "آنحضرت کی شریعت کامل ہے" پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے اکملہم ایماناً واحسنہم اخلاقاً پر مضمون سنایا۔ اس کے بعد اجلاس ختم ہُوا۔

Digitized by Khilafat Library

۳۰ رجون۔ ہمارے مکان پر بعد نماز جمعہ زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ اجلاس شروع ہُوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ غلام حفصہ صاحبہ بنت حافظ صاحب نے "اسلام کی تعلیم کا خلاصہ" پر اپنا مضمون سنایا۔ اس کے بعد زیب النساء بنت حافظ صاحب نے "آنحضرت صلعم کی زندگی کے ابتدائی حالات" سنائے اس کے بعد عاجزہ نے محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے اپنا مضمون "عرفان الٰہی کا وہ عالیشان مرتبہ جس پر آنحضرت صلعم دنیا کو قائم کرنا چاہتے تھے" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد

Digitized by Khilafat Library

اجلاس ختم ہوُا۔

۱۵ جولائی۔ بعد نماز جمعہ برمکان حافظ عبدالعلی صاحب منعقد ہوُا۔ تلاوت قرآن شریف و نظم کے بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے تقریر کی۔ بعدمیں چھوٹی لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں اس کے بعد اجلاس ختم ہوُا۔

۳۰ جولائی۔ ہمارا ماہواری جلسہ برمکان مستری جمال دین صاحب تین بجے بعد نماز جمعہ زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ منعقد ہوُا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد عاجزہ نے اخلاق فاضلہ پر مضمون سنایا۔ اس کے بعد اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبداللہ صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (نظم میں)" سنائی۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوُا۔ والسلام

(راقمہ سکرٹری لجنہ اماءاللہ سیدہ بیگم دختر مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ سرگودہا

آخر میں میں اپنی احمدی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ ہماری لجنہ کی بہتری کے واسطے دعا فرماویں۔ آمین۔

سیالکوٹ

اگست کا ماہواری جلسہ صبح آٹھ بجے تلاوت قرآن نعت کے ساتھ شروع ہوُا۔ استانی نظیر بیگم صاحبہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات عورتوں پر" مصباح سے پڑھا۔ سیدہ ساجدہ نے شاہنامہ اسلام جلد دوم سے "دعائے صحرائی" خوش آوازی سے پڑھی۔ سیدہ امتہ السلام نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" مصباح سے مضمون سنایا۔ استانی محمودہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "مسلم کی گری ہوئی حالت"

پر اور محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حق کی پہچان پر بدلائل قرآن کریم واحادیث صحیحہ نہایت واضح طور پر ثابت کیا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے تہتر فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ اور وہ فرقہ آج کل جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس میں ناجی فرقہ کی علامات پائی جاتی ہیں۔

آپ کی تقریر نہایت مدلل واضح اور عام فہم ہوتی ہے۔ پھر پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ کی تقریر ہوئی۔ آیت کی تفسیر نہایت شرح و بسط سے فرمائی۔ دوران تقریر میں آپ نے مصائب کشمیر کی طرف توجہ دلائی۔ اور خواتین کو قربانی و ایثار کی باحکام قرآنی ترغیب و تحریص دلائی۔ پھر حضرت خلیفہ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ کشمیر پیش کر کے دعا کی۔ اور ساڑھے دس بجے جلسہ ختم ہوُا۔

۱۳ اگست صبح سات بجے طالبات کا جلسہ زیر صدارت استانی رفعت صاحبہ منعقد کیا گیا۔ سب جماعتوں کی بارہ لڑکیوں نے مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے مضامین جو کتابوں رسالوں وغیرہ سے اخذ کئے گئے تھے۔ پڑھے نیز لجنہ اماءاللہ کی کمیٹی میں احمدیہ فیلوشپ یوتھ آف لاہور سے جو پچاس ٹریکٹ ہرماہ لجنہ سیالکوٹ کے نام منگوائے جاتے ہیں۔ وہ ممبرات لجنہ میں بدیں غرض تقسیم کر دیئے گئے کہ وہ خود اپنی سمجھ سے بعض گھروں میں برابر ہرماہ ٹریکٹ اپنی ذمہ واری میں پہنچاتی رہیں۔ تاکہ تبلیغی فرض باحسن ادا ہوتا رہے

سکرٹری لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ

قادیان

لجنہ اماءاللہ کا ماہواری جلسہ ۱۰ اگست کو زیر صدارت محترمہ حیات بیگم صاحبہ

نصرت گرلز ہائی سکول میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم میمونہ صوفیہ صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل مقررات نے علی الترتیب حسب ذیل مضمون پڑھ کر سنائے۔ اور حاضرات کو جو کافی تعداد میں موجود تھیں۔ محظوظ کیا۔

امۃ السلام صاحبہ۔ آمنہ بیگم صاحبہ۔ عارفہ بیگم صاحبہ امینہ رشیدہ۔ آداب و اخلاق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ صفات الٰہی۔ پردہ ہمارا مذہبی حق ہے۔ اسلامی تمدن۔ بعدیں والدہ صاحبہ حبیب اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب میں سے چند اقتباسات سنائے۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ مضمون جو جلسہ میں سنائے گئے۔ ارسال ہیں۔ والسلام

(منتظمہ جلسہ خواتین والدہ خلیفہ صلاح الدین)

معدے کے امراض کیلئے

جوارش فلفل وزن اور ترکیب

پیپل پانچ درم
قند پاؤ سیر۔

ترکیب:۔ پہلے قند کا شیرہ کر کے آگ پر رکھ کر خوب پکائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے۔ مانند خمیرے کے تو اتار لیں۔ اور پیپل کو باریک پیس کر اس میں ڈال کر خوب گھوٹیں۔ اور جب ایک جان ہو جائے تو چینی کے صاف برتن میں نکال کر رکھ دیں۔ خوراک ۴ ماشے سے ۹ ماشے تک صبح شام کھائیں۔

نوٹ:۔ یہ جوارش انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔ ریح کو دفع کرتی ہے۔ اور کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ اور معدے اور ہاضمہ کو قوت دیتی ہے۔ اور رطوبات کو معدے سے جذب کرتی ہے

جوارش سونٹھ کی وزن اور ترکیب

سونٹھ پانچ مثقال۔
قند پاؤ سیر۔

ترکیب پہلے قند میں تھوڑا پانی ڈال کر آگ پر پکنے رکھ دیں۔ اور سونٹھ کو خوب باریک پیس لیں۔ اور جب شیرہ خوب گاڑھا ہو جائے۔ تو اتار کر پسی ہوئی سونٹھ ڈال کر خوب گھوٹیں۔ جب وہ خوب ملجائے۔ تو چینی کے صاف برتن میں نکال کر رکھدیں۔ خوراک چار ماشے صبح شام کھائیں۔

نوٹ:۔ یہ جوارش بھی انشاء اللہ بہت فائدہ مند ہے۔ ریاح غلیظ اور درد معدہ بارد یعنی سرد کو دفع کرتی ہے اور ہاضم طعام اور دافع نسیان یعنی بھول کے مادے کو بالکل کھو دیتی ہے۔ اور معدے اور جگر سرد کو گرم کرتی ہے۔

جوارش کمونی وزن اور ترکیب

زیرہ سیاہ مدبر تیس مثقال

سونٹھ دس مثقال۔ اجوائن پیپل بالچھڑ بورہ رومی ہر ایک دو مثقال۔ شہد سہ چند۔ ترکیب سب دوائیوں کو پیس کر شہد میں ملا دیں۔ خوراک تین ماشے سے نو ماشے تک صبح شام کھائیں۔

نوٹ:۔ یہ جوارش بھی مفید ہے۔ معدے کی ریاح اور مزاج کی سردی کو نافع ہے۔ اور معدے کو قوت دیتی ہے۔ اور غذا کو جلد ہضم کرتی ہے

جوارش کلونجی کی وزن اور ترکیب

کلونجی ۵ درم
قند آدھ سیر

سرکہ حسب ضرورت ترکیب۔ پہلے ایک رات کلونجی کو سرکہ میں بھگوئیں پھر خشک کر کے بھونیں۔ اور پھر اسکو باریک پیسیں۔ اور قند میں تھوڑا پانی ڈال کر آگ پر رکھدیں اور جب وہ خوب گاڑھا ہو جائے۔ تو اتار لیں۔ اور کلونجی ڈال کر خوب گھوٹیں۔ جب ایک جان ہو جائے۔ تو چینی کے صاف

صفحہ ۱۶

14

شذرات

پیرس ۲۸ اگست۔ پیرس کی ہوائی ڈاک کے منصرم لاسکی نے آج آٹھ ہزار فٹ کی بلندی سے آہستہ آہستہ چھتری کی مدد سے اتر کر اپنی جان بچائی۔ کیونکہ جہاز کے ایک انجن میں آگ لگ چکی تھی۔ اور اس سے چند ایک سلنڈر وغیرہ اڑ چکے تھے۔ جہاز ران نے لاسکی کے منصرم سے کود جانے کے لئے کہا۔ اور خود بڑی مشکل سے مشین کو نیچے لانے میں کامیاب ہوا۔

سٹاک ہالم (بذریعہ ڈاک) ناروے کے مشہور ڈاکٹر نارمن ہیر نے ایک نوجوان مصور کا قصہ بیان کیا ہے۔ جس میں نسوانی آثار پیدا ہونے شروع ہوگئے۔ اور انجام کار وہ پورے معنوں میں عورت بن گیا۔ یہ شخص مشہور مصور تھا۔ اور شادی شدہ تھا۔ جب اسکی بیوی نے اسے مردانہ آثار سے محروم ہوتے دیکھا تو اس نے ڈاکٹروں سے مشورہ لیا۔ اور تین بار اپنے خاوند کا اپریشن بھی کر دیا۔ تاکہ جنسی تبدیلی اچھی طرح مکمل ہو جائے۔ نتیجتہً وہ عورت بن گیا۔ لیکن اس حد تک نہیں۔ کہ بچے پیدا کر سکے۔ یہ حالت دیکھکر شاہ ڈنمارک نے اسکی شادی منسوخ کر دی۔ اور اس کی بیوی نے ایک دوسرے شخص سے شادی کر لی۔ عورت بننے کے بعد وہ مرد زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہ سکا۔ اور ایک سال کے اندر اندر ہی مر گیا۔

ارجنٹائن کولوریڈو (بذریعہ ڈاک) لاجنٹا کولوریڈو سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یہاں کی ایک خاتون مسز میری ای کلیر کے گھٹنے میں جبکہ وہ صرف آٹھ برس کی تھی۔ سوئی چبھ گئی۔ جو نہ نکالی جاسکی۔ اس وقت اس کی عمر ۶۸ برس ہے۔ حال ہی میں یکایک اس کے گھٹنے پر پھنسی نکل آئی۔ اور سوئی خود بخود باہر آگئی۔

Digitized by Khilafat Library

ایک پل کو جو جام پور دوار کا ریلوے لائن پر ہے۔ غیر معمولی نقصان پہنچا۔ ایک گاڑی اپنی پوری رفتار کے ساتھ پل مذکور کی طرف جا رہی تھی۔ ریلوے لائن کے ساتھ ہی مزدوروں کی ایک جماعت کے کوارٹر تھے۔ وہاں کی ایک عورت کو پل کے ٹوٹنے کا علم ہوگیا چنانچہ وہ لائن پر آتی ہوئی گاڑی کی طرف منہ کر کے کھڑی ہوگئی اور اپنی سرخ رنگ کی ساڑھی کو ہلانے لگی۔ ڈرائیور نے دیکھ لیا۔ اور سٹیم بند کر دیا۔ گاڑی بدقت تمام عورت کے پاس آتے آتے کھڑی ہوئی۔ اغلب ہے۔ کہ ریلوے کی طرف سے اس عورت کو اس کے قابل ستائش فعل کا کثیر معاوضہ دیا جائیگا

مسٹرٹیفورڈ (لنکاشائر) (بذریعہ ہوائی ڈاک) یہاں کے دو نوجوان جن کے نام کنیتھ سیویج اور سیسل ایڈگر ہیں۔ حال میں ایک ۱۴ فٹ لمبی کشتی میں جو چپوؤں کے ذریعہ چلائی جاتی ہے دنیا بھر کے گرد چکر کاٹنے کے لئے "برج واٹر نہر" کی راہ سے روانہ ہوگئے ہیں۔ اس طویل بحری سفر میں تین سال صرف ہونگے ان بہادر نوجوانوں کے پاس بہت تھوڑا سامان ہے۔

لنکاشائر سے لندن اندرونی دریاؤں اور نہروں کے راستہ سے۔ رود بار انگلستان سے بحیرہ روم اور نہر سویز سے ہوتے ہوئے۔ بحیرہ احمر کے راستہ ہندوستان اور ہندوستان سے جنوبی امریکہ روانہ ہوں گے۔ واپسی پر وہ بحر اوقیانوس کو عبور کریں گے۔

میڈرڈ (بذریعہ ڈاک) میڈرڈ کے ایک شخص فرانسسکو لیل کو شہرت حاصل کرنے کا حد درجہ اشتیاق تھا لیکن اپنا نام اخبارات میں شائع کرانیکی سعی لاحاصل سے عاجز آکر اُسے ایک نئی ترکیب سوجھی۔ اسنے پہلے تو اپنی سگی بہن کو پستول کی گولی کا نشانہ بنا ڈالا۔ اور پھر خودکشی کر لی۔ اس کی جیب سے مندرجہ ذیل مضمون کا ایک خط موصول ہوا ہے:۔

"حصول شہرت کی تمام تدبیریں ناکام ثابت ہونیکے بعد مجھے یقین ہے کہ میری یہ آخری تدبیر ضرور میرا نام اخبارات میں شائع کرانے میں کارگر ثابت ہوگی"۔

دی آئیناد بذریعہ ڈاک، بیگا ٹمنسور (ہنگری) میں ایک حسین لڑکی کو اسکے حسن و جمال کے لحاظ سے ڈینیوب کے ہر دو طرف کے علاقہ میں "ملکۂ حسن" کا خطاب دیا گیا۔ اسپر اس لڑکی کے والد کو اسقدر خوشی ہوئی کہ وہ دیوانہ وار کشتی میں رقص کرنے لگا اور ایک ٹانگ پر کودتا ہوا کشتی سے دریا میں گر گیا۔ صد ہزار کوشش کے باوجود اس کی جان نہ بچائی جا سکی۔ اس کی نعش اب تک برآمد نہیں ہوئی۔

مسٹر بشیر حسین مسز اقبال النساء حسین کے سپوت ہیں مسز موصوفہ ریاست میسور کی پہلی مسلم گریجویٹ خاتون ہیں موصوفہ کے سات بچے ہیں۔ آپ کئی سال تک مدراس یونیورسٹی میں اپنے بیٹے سید بشیر ضامن کے ساتھ پڑھتی رہیں۔ کیونکہ صاحب اولاد ہونیکے بعد آپ نے تعلیم شروع کی۔

اب مسز اقبال النساء حسین اپنے لائق فرزند سید بشیر حسین کے ساتھ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان جا رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہر دو ماں بیٹوں کو اپنے مقاصد عالیہ میں کامیابی بخشے۔

برلن ۲۳ راگست۔ ایک جرمن لڑکی فرالین رتھ لیٹ نرگ الین کے قریب ایک جھیل میں قریباً ۹ گھنٹے تک تیری ہے۔ اُسے ہسپتال میں بھیجدیا گیا ہے۔ اس لڑکی نے تیراکی میں اپنا ریکارڈ جو خود اُسی نے پانچ سال قبل قائم کیا تھا مات کر دیا ہے۔

انگلینڈ میں ایک ۱۶ سالہ لڑکی کے ڈاڑھی نکل آئی ہے اور اُسمیں مرد کی علامتیں پیدا ہونے لگیں۔ ۲۲ سال کی عمر میں اسنے اپریشن کرکے ایک گانٹھ نکلوا دی۔ اور پھر پہلے کی مانند عورت بنگئی ڈاڑھی خود بخود غائب ہوگئی۔

پیرس کی ایک لیڈی کا زیورات سے مرصع ہو کر ایک موٹر کار کے کارخانہ میں گئی۔ اور کہا کہ میں ایک بہترین نیو فیشن آرام دہ کار خریدنا چاہتی ہوں۔ مالک کارخانہ نے ہر قسم کی کار دکھلائی۔ آخر کار لیڈی مذکور نے ایک عمدہ قیمتی فیشن ایبل کار کو پسند کیا۔ اور اس کی ٹرائی لینے کی اجازت حاصل کرکے ایک انجینئر کے ساتھ تقریباً دو سو میل تک گئے۔ پیرس واپس آکر اور کار کو گیرج میں کھڑا کرکے اپنے شوہر کو ٹیلیفون کرنے کے بہانے سے باہر گئی۔ انجینئر گیرج میں کار کو محفوظ سمجھ کر کہیں چلا گیا۔ لیڈی صاحبہ تشریف لائیں۔ اور کار لے کر چمپت ہوگئیں۔

Digitized by Khilafat Library

لندن ۱۶۔ اگست۔ برلنگٹن میں پچھلے دنوں ایک جلسہ ہؤا۔ جو ایک نئی سوسائیٹی کے جس کا نام ایجنک سوسائیٹی ہے۔ اور جو مخلوط شادیوں کی حمایت کرنے اٹھی ہے۔ ماتحت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے صدر سر ہمفرے رولسٹن تھے مسٹر لے۔ ایم لیوڈ یوسی سکسوئیل سائینس کے ماہر ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ایک ہی خاندان کے ممبروں میں باہمی شادیاں ہونے سے لوگوں کی صحت اچھی ہو جائیگی +

مسٹر لیوڈ یوسی نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا ہمیں پرانے رسم ورواج توڑ دینے چاہئیں اور نئے خیالات پھیلانے چاہئیں۔ کسی مذہبی خیال کو حائل نہیں ہونے دینا چاہئیے۔ اس پالیسی کو جاری رکھنے کے لئے ہمت اور حوصلے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انگریزی قوم کی صحت کا سوال درپیش ہے۔ زمانہ ماسبق میں بادشاہ اپنی بہنوں سے شادیاں کیا کرتے تھے۔ کلیوپیٹرا ایک تاریخی ہستی بہن اور بھائی کی لڑکی تھی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ۔ اسقدر اخلاقی گراوٹ قابل افسوس ہے۔ (مصباح)

لائلپور ۲۴۔ اگست۔ موضع دیوداس نظام پورہ میں ایک سکھ عورت کے جس کی عمر ۱۲۰ سال بیان کی جاتی ہے اب نئے دانت نکلنے شروع ہوئے ہیں۔ قدرت کے اس کرشمہ پر ہر طرف تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور لوگ جوق درجوق اس عجائب روزگار عورت کو دیکھنے کے لئے چلے جا رہے ہیں۔ معلوم ہؤا ہے کہ اس عورت کے پہلے دانت بہت عرصہ ہؤا ٹوٹ چکے تھے +

دہلی ۲۴۔ اگست۔ سماٹرا اور جاوا کے دو نوجوان اور دو لڑکیوں پر مشتمل ایک جماعت دہلی آئی۔ جو اپنے وطن سے گذشتہ سائیکلوں پر دنیا کی سیاحت کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اس جماعت میں مسٹر وادیا انجنیئر ان کی اہلیہ مس شمیمہ اور ماسٹر عبداللہ وغیرہ شریک ہیں۔ یہ تمام قومی اسکاؤٹس ہیں۔ یہ جماعت ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو روانہ ہوئی تھی۔ اور ملایا سیام ہوتے ہوئے ہانگ کانگ پہنچے جہاں انہوں نے ایک ماہ قیام کیا۔ اسکے بعد انہوں نے مولین۔ رنگون۔ پیگو اور مانڈلے ہوتے ہوئے تاریخی شہروں کی سیاحت کی۔ ایک مہینہ ہؤا کہ وہ کلکتہ آئے۔ یہ لوگ دہلی میں دو ہفتے قیام کریں گے۔ اور پھر لاہور پشاور سے ہوتے ہوئے افغانستان۔ ایران۔ ترکی اور جرمنی جائیں گے۔ جہاں چار سال مزید مطالعہ میں صرف کرینگے۔ اور اسکے بعد وہ امریکہ اور لندن جائیں گے۔ اور پھر جاپان وچین کے راستے سے اپنے وطن واپس جائیں گے +

---

۱۷۰ سالہ امریکن لیڈی۔ زارو آغا دنیا میں معمر ترین شخص تسلیم کر لیا گیا ہے۔ عمر کے مقابلہ میں اس کی صحت نہایت اچھی ہے۔ باشندگان امریکہ نے جب زارو آغا کی عمر اور صحت کا حال سنا تو ایک امریکن ایسوسی ایشن کے ارکان نے تمام امریکہ کا دورہ شروع کر دیا۔ کیونکہ ان کا دعوی ہے۔ کہ امریکہ ہی ایسا ملک ہے۔ کہ جس کے باشندے صحت۔ تندرستی اور درازی عمر میں تمام اقوام عالم پر فوقیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ اپنے دعوے کا عملی ثبوت پیش کرنے کے لئے انجمن مذکور کو کوئی مرد تو نہ مل سکا البتہ ایک بوڑھی

Digitized by Khilafat Library

عورت مل گئی جسکا اصلی وطن میکسیکو ہے۔ مگر آجکل کیلی فورنیا میں اقامت گزین ہے۔ اسکا نام سنٹورا مارٹینا ہے۔ اور عمر ۱۷۰ سال ہے۔ سنٹورا مارٹینا کا پتہ لگتے ہی اخبارات کے نمائندوں نے اس کے ساتھ ملاقاتیں شروع کردیں۔ چنانچہ نیویارک ہیرلڈ کے نمائندے نے اس عورت کے حسب ذیل حالات شائع کئے ہیں:-

سنٹورا مارٹینا کا سر کلیتہً سفید اور کمر خمیدہ ہے اسکے دانت مصنوعی ہیں۔ انگریزی اور پولی زبانوں میں بے تکلف گفتگو کرتی ہے۔ اس کا حافظہ بھی بڑا قوی ہے +

پرتاب لکھتا ہے کہ کورو کھیتر کے میلہ میں جہالت کے عجیب وغریب نمونے دیکھنے میں آئے مشتے نمونہ از خروارے ایک رانی ہزارہا عورتوں کیساتھ میلہ میں آئی۔ اور اشنان کرنے لگی۔ جب وہ اشنان کرچکی تو راجہ اسکو ایک پجاری کے پاس لے گیا۔ اور یہ کہکر اپنی پیاری رانی اس کے حوالے کردی۔ کہ میرے پاس یہ سب سے زیادہ بیش قیمت ہیرا ہے۔ یہ میری عزیز ترین متاع حیات ہے۔ اسلئے میں اس کو دان کرتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد پجاری کو ۱۰ ہزار روپیہ دے کر راجہ جی نے رانی واپس لے لی۔ اس پر رانی کہنے لگی۔ کیا میری قیمت صرف دس ہزار روپیہ ہے +

کراچی۔ ایک ۸ سالہ مسماۃ میموں جان منہ میں پیسہ رکھکر کھیل رہی تھی۔ اتفاقاً پیسہ اسکے حلق میں پھنس گیا۔ لڑکی کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں اپریشن کے بعد اسکے حلق سے پیسہ تو نکال لیا گیا۔ لیکن اپریشن (عمل جراحی) کے دوران میں لڑکی کو اتنی تکلیف پہنچی کہ چند گھنٹے بعد وہ مر گئی۔

ایسے واقعات کئی جگہ پہلے بھی پیش آچکے ہیں۔ اس لئے والدین کو انتہا درجہ کی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ کمسن بچوں کے ہاتھ میں پیسے وغیرہ دینا ہی نہیں چاہئیں۔ اس امر کی خاص احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ بچے کے منہ میں کسی صورت میں بھی کوئی سکہ نہ جانے پائے بعض اوقات والدین کی نظر اندازی یا نوکروں کی غفلت اور بے پرواہی سے پیسے دونیاں چونیاں وغیرہ سکے بچے منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ جسکا نتیجہ اکثر حالتوں میں مہلک ہوتا ہے۔

امید ہے کہ بچوں کے مشفق والدین آئندہ خاص احتیاط سے کام لیں گے۔ تاکہ اس قسم کے تاسف انگیز حوادث پیش نہ آئیں +

Digitized by Khilafat Library

شاید یہ کہنا خلاف واقعہ نہیں ہے کہ دنیا میں ہندو بیوہ سے زیادہ بدقسمت کوئی عورت نہیں ہوگی۔ یوں تو ان کی مظلومیت کی داستانیں اکثر اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن حال میں جو دردناک واقعہ اخبارات میں شائع ہوا ہے وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ضلع لکھنؤ کے ایک گاؤں میں ایک ہندو عورت نے معہ تین لڑکیوں اور ایک اڑھائی سالہ لڑکے کے تالاب میں ڈوب کر جان دیدی۔ عورت مذکور ایک پٹواری کی بیوی تھی۔ اور اپنے سسرال میں رہتی تھی۔ لیکن سسرال والوں کا طرز عمل اسکے ساتھ اس قدر ظالمانہ اور تشدد آمیز تھا کہ وہ بال بچے لیکر میکے چلے آنے پر مجبور ہو گئی۔ لیکن یہاں بھی اسکے

والدین نے اس کے بیوہ ہونے کیوجہ سے اس سے نہایت بُرا سلوک کیا۔ آخر اس نے اپنے لئے کہیں ٹھکانا نہ پاکر بچوں سمیت ڈوب مرنے کی ٹھانی۔ لڑکیوں کو اس نے کمر سے باندھا اور لڑکے کو گود میں لیکر رات کیوقت تالاب میں چھلانگ لگادی صبح کیوقت لوگوں نے ان لاشوں کو تالاب سے نکالا۔ عورت کی لاش کا جب پوسٹ مارٹم کیا گیا تو معلوم ہؤا کہ حادثہ سے پہلے ان بیچاروں کو عرصہ سے کھانے کو کوئی غذا میسّر نہیں آئی تھی۔ ان دردناک حالات واقعات کی موجودگی میں اچھوت اُدھار اور عقد بیوگان کی تحریک کیساتھ ساتھ ہندوؤں کو اپنی سوسائیٹی کے اس مظلوم طبقہ کی اصلاح احوال کیطرف بھی خاص طور سے توجہ کرنا چاہیئے۔"

Digitized by Khilafat Library

شیخ الاسلام

حضرت امام بخاریؒ

(مسلسل)

علماء کرام کا اتفاق امام بخاریؒ کو ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد تھیں۔ علماء کرام کا اتفاق ہے۔ کہ حدیث کی تمام کتب میں سے صحت اور اعتبار کے لحاظ سے آپ ہی کی کتاب کو فوقیت اور برتری ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔

اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ الصَّحِیْحُ الْبُخَارِیُّ۔

شیخ شہاب الدین ابن حجر بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں۔ کہ اسمیں کل حدیثیں نو ہزار آٹھ سو بیاسی ۹۸۸۲ ہیں۔

حضرت ابوزید مروزیؒ حضرت ابوزید مروزیؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک رات مقام ابراہیم کے پاس سو رہا تھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ فرماتے ہیں:۔

"ابوزید! کب تک تم شافعیؒ کی کتاب پڑھاتے رہو گے۔ اور میری کتاب کو کیوں نہیں پڑھاتے"۔ مینے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ آپ کی کونسی کتاب ہے؟ فرمایا میری کتاب محمدؐ ابن اسمٰعیل کی جامع ہے۔

آپکا امتحان جب آپؒ کی کتاب کا شہرہ روزروشن کی طرح اکناف عالم میں ہوگیا۔ اور آپ بغداد شریف میں درس دینے لگے۔ تو آپ کے بعض ساتھیوں نے آپکا امتحان لینا چاہا۔ اور مشورہ کر کے ایک سو حدیثوں کے الفاظ و معانی اور ان کی سندوں کو بدل دیا۔ اور دس طالبعلموں کو دس دس حدیثیں زبانی یاد کرا کے عین سبق پڑھانے وقت ان کے صحت و سقم کی بابت سوال کرنے کو بھیجا۔ مطلب یہ تھا۔ کہ اس طرح ہزاروں طالب علموں میں آپکی لیاقت کا پتہ لگ جائیگا۔ اور صحیح کہنے پر آپ کی خفت اور سبکی ہوگی۔ چنانچہ عین درس دیتے وقت ایک طالبعلم کھڑا ہوا۔ اور اپنی دس حدیثوں کے متعلق آپؒ سے سوال کیا۔ فرمانے لگے۔ لَااَعْرِفُہٗ (مجھے اس کی بابت علم نہیں) اسی طرح سے سب طلباء نے سوال کئے اور آپؒ نے بجز لَااَعْرِفُہٗ کے کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن جب سب فارغ ہو چکے۔ تو آپؒ نے پہلے کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ بھائی تمہاری حدیث میں یہ خرابی ہے۔ اور دوسری میں یہ اور اصل حدیث اس طرح ہے۔ غرضیکہ یکے بعد دیگرے سب طلباء کی حدیثوں کے اسقام بتلا دئے۔ فَاَقَرَّ النَّاسُ بِالْحِفْظِ وَاذْعَنُوْا لَہٗ بِالْفَضْلِ (لوگوں نے آپؒ کے ذہین ہونے اور آپ کی فضیلت کا یقین کیا)

واقعہ ایک دفعہ حاکم بخارا نے آپ کو حکم بھیجا کہ آپ اپنی کتاب جامع صحیح (بخاری) اور تاریخ کبیر یہاں آکر سنا جایا کریں۔ آپ نے اسکے جواب میں ایلچی کو کہلا بھیجا۔ کہ میں علم کو ذلیل و خوار نہیں کرنا چاہتا۔ اگر آپ کو علم دین سیکھنے کا شوق ہے۔ تو آپ مسجد یا میرے گھر پر آکر سن سکتے ہیں۔ جب اُسکو یہ بات پہنچی تو اُس نے الفاظ بدلا کر کہلا بھیجا کہ ہمارے بچوں کے لئے کوئی خاص وقت اور خاص جگہ فرما دیجئے۔ کہ جہاں کوئی اور نہ سنے۔ آپ نے کہلا بھیجا کہ میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ کہ آپ کے خوف سے لوگوں کو حدیث شریف کے استماع سے روکوں۔ اس جواب سے حاکم شہر رنجیدہ ہو گئے اور اُس نے آپ کو شہر سے جلا وطن کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اور آپ بخارا سے سمرقند کی طرف چلے گئے۔

بے سرو سامانی کی حالت میں آپ کو وطن چھوڑنا ایسا ہی شاق گذرا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے ہجرت فرمانا چنانچہ جب رسول کریم صلعم نے ہجرت فرمائی تھی۔ تو آپ چلتے جاتے اور زار زار روتے جاتے تھے۔ مڑ مڑ کر خانہ خدا کو دیکھتے جاتے اور یہ کہتے تھے۔ کہ "اے خدا کے مقدس گھر مجھے اُس قدرتِ واحد کی قسم ہے۔ جس کی قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ تو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے پیارا اور محبوب ہے۔ اگر تیرے باشندے اور میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیری سرزمین میں سے کبھی ہجرت نہ اختیار کرتا۔" سچ ہے ؎

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر | خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد | میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

الغرض حضرت امام بخاریؒ نے بے سرو سامانی کی حالت میں تکلیفوں اور مصیبتوں سے تنگ آکر حاکم بغداد اور بدخواہ لوگوں کے حق میں بارگاہِ ایزدی میں دُعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اَرِھِمْ مَا قَصَدُوْنِیْ بِہٖ فِیْ اَنْفُسِھِمْ وَاَوْلَادِھِمْ وَاَھَالِیْھِمْ (اشعۃ اللمعات)

اے اللہ تعالیٰ ان کو وہ چیز دکھلائے جس کا انہوں نے میرے لئے ارادہ کیا ہوا ہے۔ اُن کی جانوں میں اولادوں میں اور اہل و عیال میں۔ چونکہ آپ نے ظالم و بے رحم حاکم کے ظلم و ستم سے تنگ آکر اُس کے حق میں بددعا کی تھی اسلئے دعا درگاہِ الٰہی سے مقبول ہوئی۔ اور ابھی ایک مہینہ نہ گذرنے پایا تھا کہ دار الخلافہ سے والی بخارا کی معزولی کا حکم صادر ہوا۔ بعد معزولی گدھے پر سوار کیا گیا۔ اور نہایت ذلت اور رسوائی سے سارے شہر میں گھمایا گیا۔ اور باآواز بلند پکارا گیا۔ کہ یہ ایک بدکار کی سزا ہے۔

ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ؎

یہ ایک علم دین کے فاضل ایک خادمِ حدیثِ نبویؐ ایک نائب رسول کی ذلت و رسوائی کے ساتھ جلا وطن کرنے کا نتیجہ ہی یہی نہیں بلکہ اُسکو قید خانہ میں مقید کیا گیا۔ اور وہ قید ہی کیحالت میں مرا۔

آپکی جلاوطنی کی رائے دینے والے حاکم وقت کے سب معاون و مددگار لوگ عتاب شاہی سے نہ بچ سکے۔ اور طرح طرح کے الزامات میں گرفتار ہو کر عبرتناک سزائیں دیئے گئے۔

معزز احمدی بھنو! ظالموں کو کیسی عبرتناک سزا ملی؟

لیکن حضرت امام بخاریؒ خدمتِ دین کیوجہ سے مقربین درگاہِ الٰہی ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کی اُنپر لاکھوں رحمتیں ہوں۔ اور اُنکا ذکر پڑھنے سُننے سے ہمیں بھی ایسی ہی خدمتِ دین اسلام کی توفیق حاصل ہو۔ آور س

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰۶
اخبار مصباح۔ قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

فینسی بلوز

(تہذیب نسواں مسز ثناء الدین۔ جالندھر)

شیخ شہاب الدین
ہیں۔ کہ اسمیں کل حارثیں نوہزار آٹھ سو

حضرت ابوزید مروزیؒ

حضرت ابوزید مروزی
ہیں۔ کہ میں ایک رات مقام ابراہیم کے پاس سورہا تھا

قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا